Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
(Bi-Annual) Trilingual: Urdu, Arabic and English
ISSN: 2707-1200 (Print) 2707-1219 (Electronic)
Home Page: http://www.arjish.com
Approved by HEC in "Y" Category
Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.
Published by the Al-Khadim Foundation which is a registered organization under the Societies Registration ACT.XXI of 1860 of Pakistan
Website: www.arjish.com
Copyright Al Khadim Foundation All Rights Reserved © 2020
This work is licensed under a
Creative Commons Attribution 4.0 International License

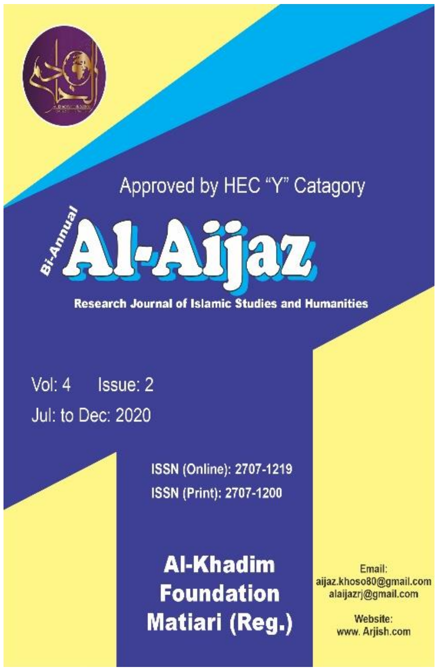

TOPIC:

Predictions About the Last Messenger Hazrat Muhammad (PBUH) & Gospel of Bernabas (Research & Analysis)

AUTHORS:
1. Hafiz Abdul Rashid, Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Federal Urdu University, Islamabad.
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-6324-725X, Email: hafizabdulrashid@hotmail.com
2. Habib ur Rehman, Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Federal Urdu University, Islamabad.
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0003-0179-225X ،Email: habibashraf@gmail.com

How to cite:
Rashid, H. A., & Rehman, H. ur. (2020). U-11 Predictions About the Last Messenger Hazrat Muhammad (PBUH) & Gospel of Bernabas (Research & Analysis). *Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities*, *4*(2), 169-182. https://doi.org/10.53575/u11.v4.02(20).169-182

URL: http://www.arjish.com/index.php/arjish/article/view/154

Vol: 4, No. 1 | January to June 2020 | Page: 169-182

Published online: 2020-12-06

QR Code

بشاراتِ خاتم المرسلین حضرت محمد ﷺ اور انجیل برناباس
(تحقیق و تجزیہ)

Predictions About the Last Messenger Hazrat Muhammad (PBUH) & Gospel of Bernabas
(Research & Analysis)

Hafiz Abdul Rashid*
Habib ur Rehman**

Abstract
According to Islam, the Gospel is the name of the revelation of Allah Almighty which revealed on Jesus Christ (peace and blessings of Allaah be upon him), as stated in the Qur'an: و اتینه الانجیل We have given him the gospel. But to Christians, the gospel refers to the biography of Jesus as it is evident from the study of currently available Gospels.
According to the Bible – Acts of the Apostels, Barnabas is one among the first three personalities who dedicated their lives to Christianity. There was a Gospel attributed to Barnabas, which was of great importance in the early days of Christianity. However, at a conference in Nicaea in 325 later, it was decided that all the Gospels in Hebrew were to be destroyed, the Gospel of Barnabas would be destroyed. The orders were issued but somehow it remained till the present time.
The contents of this Gospel are closer to the Islamic teachings than the other available Gospels, so Muslim scholars liked it and disliked it by Christian scholars.
In this article, the Gospels and the evangelicals related to this Gospel are presented in an exploratory way to show the truth in the Christian world.
In this article presents the anecdotes and predictions related to the Prophet Muhammad (peace be upon him) written in Gospel of Barnabās in an exploratory manner so that the truth is revealed to the Christian world.
Keywords: Barnabās, Injīl,Gospel, Predictions about Muhammad PBUH.

عیسائیوں کی کتابِ مقدس میں شامل اناجیل کی بنسبت انجیلِ برنباس ایک مستند اور تاریخی لحاظ سے قدیم ترین انجیل ہے، جسے مختلف وجوہ کی بنیاد پر عیسائیوں نے ختم کرنے اور اسے ناقابل اعتبار قرار دینے کی کوشش کی لیکن بہر حال زمانے نے اسے محفوظ رکھا۔اس انجیل میں حضور اکرم ﷺ سے متعلق بشارات بہت ہی واضح انداز میں موجود ہیں۔

برناباس کا تعارف

برناباس کا اصلی نام یوسف تھا، عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے آپ کو برنباس کا لقب دیا۔ برنباس کے معنی ہیں نصیحت کا فرزند، فرزندِ تسکین۔ برناباس کی پیدائش قبرص میں ہوئی۔ یہ ایک کھیت کا مالک تھا، اس نے اپنا کھیت بیچ کر اس کو عیسائیت کی اشاعت کے لیے وقف کر دیا تھا۔[1] اس کی تبلیغی مساعی اور کرامات کو دیکھ کر لوگوں نے اسے "زیوس" کا لقب دیا تھا[2]۔ زیوس یونان کے ایک بڑے دیوتا کا نام ہے۔

* Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Federal Urdu University, Islamabad.
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-6324-725X, Email: hafizabdulrashid@hotmail.com
** Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Federal Urdu University, Islamabad.
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0003-0179-225X ،Email: habibashraf@gmail.com

برناباس کی فضیلتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ روح القدس نے اسے اور ساؤل کو اپنے لیے مخصوص کیا جس کے بعد وہ سلوقیہ روانہ ہوئے۔[3]

اناجیل اربعہ کے مصنفین میں سے کوئی بھی حضرت عیسیٰ کا حواری نہ تھا اور نہ ہی ان کی تحریرات میں کس کا یہ دعویٰ موجود ہے کہ اس نے حضرت عیسی علیہ السلام کے حوارین سے حاصل کردہ معلومات اپنی انجیل میں درج کی ہیں۔ متی کو ایک رائے کے مطابق حواریوں میں شمار کیا جاتا ہے مگر مورخین نے تحقیق سے یہ ثابت کیا ہے کہ بائبل کی اناجیل اربعہ میں شامل انجیل جس متی کی تحریر ہے وہ حواری نہیں ہے کیونکہ اس میں 470 آیات ہو بہو وہی ہیں جو مرقس کی انجیل میں آئی ہیں۔ حواری متی کی اصل کتاب کا نام "لوجیا" تھا جبکہ موجودہ انجیل کا مصنف کوئی گمنام شخص ہے، جس نے متی کی کتاب لوجیا سے استفادہ کیا ہے اور باب 9 آیت 9 میں متی کا تذکرہ ایک دوسرے آدمی کے طور پر بھی کیا گیا ہے۔[4]

مزید یہ کہ عموماً ان لوگوں کا کوئی حوالہ نہیں دیا جاتا جن سے ان اناجیل کے مصنفین نے معلومات حاصل کی تھیں کہ اس کے بارے میں کوئی تحقیق کی جا سکے جبکہ انجیل برناباس کا مصنف مسیح علیہ السلام کے اولین بارہ حواریوں میں سے ایک تھا[5] جیسا کہ وہ اپنی انجیل کے مقدمہ میں کہتا ہے کہ

"میں شروع سے آخر وقت تک مسیح کے ساتھ رہا ہوں اور اپنی آنکھوں دیکھے واقعات اور کانوں سنے ہوئے اقوال اس کتاب میں درج کر رہا ہوں"[6]۔

اپنی انجیل کے آخر میں برناباس کہتا ہے کہ حضرت مسیح نے دنیا سے رخصت ہوتے وقت مجھ سے فرمایا تھا کہ میرے بعد میرے متعلق جو غلط فہمیاں لوگوں میں پھیل جائیں گی تو ان کو صاف کرنا اور صحیح حالات دنیا کے سامنے لانا تمہاری ذمہ داری ہے۔[7]

رہا یہ سوال کہ برناباس اگر حواریین میں سے تھا تو اس کا نام بائبل کی اناجیلِ اربعہ میں موجود بارہ حواریوں کی فہرست میں کیوں شامل نہیں ہے؟ بائبل کی کتاب اعمال میں برناباس کا تذکرہ گاہے بگاہے مختلف مقامات پر آتا ہے اور مسیحیت کی تبلیغ اور مسیح کے پیروکاروں کی مدد و اعانت کے سلسلے میں اس کی خدمات کی بڑی تعریف کی گئی ہے۔ مگر کہیں یہ نہیں بتایا گیا ہے کہ وہ کب عیسائیت میں داخل ہوا؟ اور حواریوں کی جو فہرست تین انجیلوں میں دی گئی ہے اس میں بھی کہیں اس کا نام درج نہیں ہے۔ جو فہرست متی، اور مرقس نے حواریوں (Apostles) کی دی ہے، ان میں سے صرف دو نام برناباس کی دی ہوئی فہرست میں مختلف ہیں۔ ایک توما، دوسرا شمعون قنانی، توما کی جگہ برناباس نے اپنا نام اور شمعون قنانی کی جگہ یہوداہ بن یعقوب کا نام لیا ہے جبکہ لوقا کی انجیل میں یہ دوسرا نام بھی موجود ہے۔ اس لیے یہ قیاس کرنا صحیح ہوگا کہ بعد ازاں کسی وقت صرف برناباس کو حواریوں سے خارج کرنے کے لیے توما کا نام داخل کیا گیا ہے تاکہ اس کی انجیل کو غیر مستند قرار دیا جا سکے۔ (8)

پیر کرم علی شاہ الازہریؒ برناباس کا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں:

"برناباس قبرص کا باشندہ تھا۔ اس کا پہلا مذہب یہودیت تھا۔ اس کا نام Joses تھا، لیکن دینِ عیسوی کی اشاعت اور ترقی کے لیے اس نے سردھڑ کی بازی لگادی۔ حواری اس کو برناباس کے نام سے پکارا کرتے تھے جس کا معنی ہے واضح نصیحت کا فرزند، بڑا کامیاب مبلغ تھا۔ جاذب قلب و نظر شخصیت کا مالک تھا۔ حضرت مسیح کے ساتھ مدت العمر جو قرب اسے نصیب رہا، اس نے اس کو اپنے حلقہ میں بڑا اہم مقام عطا کردیا تھا"۔[9]

برناباس کے بارے میں عیسائی سکالرز شکوک و شبہات کا اظہار کرتے ہیں لیکن بہر حال کسی نہ کسی طرح ان کے بارے میں بہت سی معلومات محفوظ رہ گئی ہیں جس سے ان کی زندگی کے بہت سے گوشے نمایاں ہوتے ہیں۔

انجیل برناباس کا تاریخی سفر

انجیل برناباس کو 325ء تک مستند شمار کیا جاتا رہا جیسا کہ ایرانیس (Iranaeus) کی سینٹ پال (پولوس) کے مشرکانہ عقائد کے خلاف مہم میں انجیل برناباس سے متعدد بار استدلال کرنا تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہے۔ یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ انجیل برناباس کی حیثیت پہلی دو صدیوں میں نہ صرف مسلّم تھی بلکہ دین کے بنیادی مسائل کے لیے اسے بنیادی ماخذ کا درجہ حاصل تھا، لیکن جب بعد ازاں 325ء میں نیقیا میں ہونے والی کانفرنس میں یہ طے پایا کہ عبرانی زبان میں موجود تمام اناجیل کو ضائع کردیا جائے تو اس انجیلِ برناباس کی پرانی اہمیت مروّج عیسائی مذہب میں برقرار نہ رہی۔ 383ء میں پوپ نے انجیل برناباس کا ایک نسخہ حاصل کرکے اپنی ذاتی لائبریری میں محفوظ کرلیا۔ اسی طرح جب زینو بادشاہ کی حکمرانی کے چوتھے سال حواری برناباس کی قبر کھودی گئی تو اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا انجیل کا نسخہ اس کے سینے پر رکھا ہوا ملا۔ پوپ سیریٹس (Siritus) کے دوست فرامارینو (Framarino) کو پوپ کی ذاتی لائبریری میں اس کا وہ نسخہ ملا جو اطالوی زبان میں لکھا ہوا تھا۔ یہ مسودہ مختلف لوگوں سے ہوتا ہوا جے ایف کریمر کو ملا جو پرشیا کے بادشاہ کا مشیر تھا۔ یہ نسخہ 1713ء میں یوگین (Eugene) کو ملا اور 1738ء میں شہزادے کی پوری لائبریری کے ساتھ ساتھ یہ نسخہ بھی وائنا پہنچا جو ابھی تک وہاں محفوظ ہے۔[10]

پیر کرم علی شاہ الازہریؒ نے انجیل برناباس کے جس نسخے سے استفادہ کیا ہے اسے مسٹر اور مسز ریگ (Rag) نے 1907ء میں ایک لاطینی نسخے سے انگلش میں ترجمہ کیا تھا اور آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے اسے شائع کیا۔ جب اس کا انگریزی ترجمہ بازار میں آیا تو اس کے سارے نسخے پراسرار طور پر بازار سے غائب کردیے گئے البتہ صرف دو نسخے محفوظ رہے، ایک برٹش میوزیم میں اور دوسرا واشنگٹن کی کانگریس لائبریری میں۔[11]

سید مودودیؒ لکھتے ہیں کہ

"عیسائیوں نے انجیل برناباس کو چھپانے کا بڑا اہتمام کیا ہے۔ صدیوں تک یہ دنیا سے ناپید رہی ہے۔ سولہویں صدی میں اس کے اطالوی ترجمے کا صرف ایک نسخہ پوپ سکسٹس (Sixtus) کے کتب خانے میں پایا جاتا تھا اور کسی کو اس کے پڑھنے کی اجازت نہ تھی۔ اٹھارویں صدی کے آغاز میں وہ ایک شخص جان ٹولینڈ کے ہاتھ لگا۔ پھر مختلف ہاتھوں میں گشت کرتا ہوا 1738ء میں ویانا کی امپریل لائبریری میں پہنچ

گیا۔ 1907ء میں اسی نسخے کا انگریزی ترجمہ آکسفورڈ کے کلیرنڈن پریس سے شائع ہو گیا تھا مگر غالباً اس کی اشاعت کے بعد فوراً ہی عیسائی دنیا میں یہ احساس پیدا ہو گیا کہ یہ کتاب تو اس مذہب کی جڑ ہی کاٹے دے رہی ہے جسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے۔ اس لیے اس کے مطبوعہ نسخے کسی خاص تدبیر سے غائب کر دیئے گئے اور پھر کبھی اس کی اشاعت کی نوبت نہ آسکی۔ دوسرا ایک نسخہ اسی اطالوی ترجمہ سے اسپینی زبان میں منتقل کیا ہوا اٹھارویں صدی میں پایا جاتا تھا، جس کا ذکر جارج سیل نے اپنے انگریزی ترجمہ قرآن کے مقدمہ میں کیا ہے۔ مگر وہ بھی کہیں غائب کر دیا گیا اور آج اس کا بھی کہیں پتہ نشان نہیں ملتا۔ مجھے آکسفورڈ سے شائع شدہ انگریزی ترجمے کی ایک فوٹو اسٹیٹ کاپی دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے اور میں نے اسے لفظ بہ لفظ پڑھا ہے۔ میرا احساس یہ ہے کہ یہ ایک بہت بڑی نعمت ہے جس سے عیسائیوں نے محض تعصب اور ضد کی بنا پر اپنے آپ کو محروم کر رکھا ہے۔"(12)

ان حقائق کی روشنی میں یہ بات قرینِ انصاف ہے کہ تاریخی لحاظ سے انجیل برناباس کا انکار در حقیقت حقائق کا کھلا انکار ہے اور ہزار کوششوں کے باوجود اسے چھپایا یا ختم نہیں کیا جا سکا اور بے شمار ایسے قرائن و شواہد موجود ہیں جو اس کے وجود اور باقی رہ جانے کا پتا دیتے ہیں جن کا تفصیل سے ذکر ذیل میں آرہا ہے۔

انجیل برناباس کی استنادی حیثیت

مسیحی لٹریچر میں انجیل برناباس کو ایک جعلی انجیل قرار دیا گیا ہے، وہ گمان ظاہر کرتے ہیں اس انجیل کو شاید کسی مسلمان نے تصنیف کر کے برنا باس کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ لیکن یہ ایک بہت بڑا سفید جھوٹ ہے، جسے صرف اس لیے بولا جاتا ہے کہ اس انجیل میں جگہ جگہ صراحتاً نبی ﷺ کے متعلق پیشین گوئیاں ملتی ہیں۔ یہ انجیل مختلف قرائن کی وجہ سے جعلی اور مسلمانوں کی تصنیف کردہ نہیں ہو سکتی:

1. اس انجیل کا اسلوب ہی یہ نشاندہی کرتا ہے کہ یہ کسی مسلمان کی تصنیف کردہ نہیں ہو سکتی۔
2. اور اگر یہ کسی مسلمان کی تصنیف کردہ ہوتی تو مسلمانوں میں پھیلی ہوئی ہوتی اور مسلم علماء کی کتب میں کثرت سے اس کا ذکر ملتا۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کو جارج سیل کے انگریزی مقدمہ قرآن سے پہلے اس کے وجود تک کا علم نہ تھا۔ کبری، یعقوبی، مسعودی، البیرونی، ابن حزم اور دوسرے مصنفین، جو مسلم علماء میں عیسائی لٹریچر کے بارے میں زیادہ جاننے والے مشہور تھے، ان میں سے بھی کسی کے ہاں عیسائیت پر بحث کرتے ہوئے انجیل برناباس کی طرف اشارہ تک نہیں ملتا۔

3. مسلمانوں کے کتب خانوں میں جو کتابیں پائی جاتی تھیں ان کی بہترین فہرستیں ابن ندیم کی الفہرست اور حاجی خلیفہ کی کشف الظنون ہیں، ان میں بھی اس انجیل کا ذکر نہیں ملتا۔
4. نبی اکرم ﷺ کی پیدائش سے 75 سال پہلے پوپ گلاسیس اول (Gelasius) کے زمانے میں بدعقیدہ اور گمراہ کن کتابوں کی ایک فہرست مرتب کی گئی تھی جس کا پڑھنا از روئے پاپائیت ممنوع تھا اس میں ایک انجیل برناباس (Evangelium Barnabe) بھی تھی۔

5. خود عیسائی علماء نے بھی یہ بات تسلیم کی ہے کہ شام، اسپین، مصر وغیرہ ممالک کے ابتدائی مسیحی کلیسا میں ایک مدت تک برناباس کی انجیل رائج رہی ہے اور چھٹی صدی میں اسے ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

سید مودودیؒ لکھتے ہیں:

"چاروں انجیلوں کی بے ربط داستانوں کے مقابلہ میں یہ تاریخی بیان زیادہ مربوط بھی ہے اور اس سے سلسلہ واقعات بھی زیادہ اچھی طرح سمجھ میں آتا ہے۔ حضرت عیسیٰ کی تعلیمات اس میں چاروں انجیلوں کی بہ نسبت زیادہ واضح اور مفصل اور مؤثر طریقے سے بیان ہوئی ہیں۔ توحید کی تعلیم، شرک کی تردید، صفات باری تعالیٰ، عبادات کی روح، اور اخلاق فاضلہ کے مضامین اس میں بڑے ہی پرزور اور مدلل اور مفصل ہیں۔ جن آموز تمثیلات کے پیرایہ میں مسیح نے یہ مضامین بیان کیے ہیں ان کا عشر عشیر بھی چاروں انجیلوں میں نہیں پایا جاتا۔ اس سے یہ بھی زیادہ تفصیل کے ساتھ معلوم ہوتا ہے کہ آنجناب اپنے شاگردوں کی تعلیم و تربیت کس حکیمانہ طریقے سے فرماتے تھے"۔(13)

مولانا کاندھلوی انجیل برناباس کی استنادی حیثیت کے حوالے سے رقمطراز ہیں:

"اگر لوگ یہ اعتراض کریں کہ اس انجیل کو علماء نصاریٰ نے رد کیا ہے تو ہم یہ کہیں گے کہ اس رد کا کوئی اعتبار نہیں اس لیے کہ یہ انجیل قدیم انجیلوں میں سے ہے۔ اس کا تذکرہ دوسری اور تیسری صدی عیسوی کی کتابوں میں ہے، پس اس بنا پر کہ یہ انجیل نبی اکرم ﷺ کے ظہور سے دو سو سال قبل لکھی گئی ہے اور اس جیسے عظیم الشان امر کی بدون الہام کے خبر دینا اہل فہم کے نزدیک ناممکن ہے۔"(14)

اس انجیل میں حضرت عیسیٰ کی زندگی اور آپ کی تعلیمات ٹھیک ایک نبوی نہج پر نظر آتی ہیں۔ جن میں وہ اپنے آپ کو ایک نبی کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں۔ وہ تمام پچھلے انبیاء اور کتابوں کی تصدیق کرتے ہیں اور وہ بہت واضح انداز میں یہ بیان فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کے سوا خداوند کی پہچان کا کوئی دوسرا ذریعہ نہیں ہے، اور جو کوئی بھی انبیاء میں سے کسی کو چھوڑتا ہے وہ دراصل اللہ تعالیٰ کو چھوڑتا ہے۔ وہ توحید، رسالت اور آخرت سے متعلق ٹھیک وہی عقائد پیش کرتے ہیں جن کی تعلیم تمام انبیاء نے دی ہے۔ وہ نماز، روزے اور زکوٰۃ کی تلقین کرتے ہیں۔ یہ نمازیں فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشا اور تہجد کے اوقات میں پڑھی جاتی تھیں جیسا کہ برناباس نے مختلف مقامات پر بکثرت مقامات اس کا ذکر کیا ہے۔ اور وہ عیسیٰ علیہ السلام ہمیشہ نماز سے پہلے وضو فرماتے تھے۔ حضرت عیسیٰ انبیاء میں سے حضرت داؤد علیہ السلام و سلیمان علیہ السلام کو نبی قرار دیتے تھے حالانکہ یہودیوں اور عیسائیوں نے ان کو انبیاء کی فہرست سے خارج کر رکھا ہے۔ ایسے ہی عیسیٰ علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبیح اللہ قرار دیتے ہیں اور ایک یہودی عالم سے اس بات کا اقرار بھی کراتے ہیں کہ حقیقتاً ذبیح حضرت اسماعیل ہی تھے جبکہ بنی اسرائیل نے زبردستی کسی دلیل کے بغیر کھینچ تان کر کے حضرت اسحاق علیہ السلام کو ذبیح بنا رکھا ہے۔ آخرت اور قیامت اور جنت و دوزخ کے متعلق ان کی تعلیمات تقریباً وہی ہیں جو قرآن میں بیان ہوئی ہیں۔

انجیل برناباس کے اہم مضامین

1. انجیلِ برناباس کے مقدمے میں مصنف نے ساؤل (سینٹ پال یا پولوس) کے عقائد و نظریات کو غلط کہا ہے۔
2. اس انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ بکثرت موجود ہے۔ مثلاً وہ برص کے مریضوں کو شفاء دیتے تھے، مردوں کو زندہ کر دیتے تھے اور موجیں مارتے سمندر کو ساکت کر دیتے تھے[15]۔
3. اس انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشریت پر زور دیا گیا ہے۔[16]
4. اس انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دیئے جانے کی بھی تردید ہے۔[17]
5. اس انجیل میں حضرت محمد ﷺ کے مبعوث ہونے سے متعلق متعدد پیشین گوئیاں موجود ہیں۔
6. اس انجیل میں موجودہ عیسائیت کے بعض عقائد کا رد بھی موجود ہے۔

انجیلِ برناباس کی مخالفت کی وجوہ

یہ ایک غور طلب بات ہے کہ عیسائی انجیل برناباس کی کس بنا پر مخالفت کرتے تھے؟ یہ امر تو واضح ہے کہ وہ اس وجہ سے مخالف نہیں تھے کہ اس میں رسول اللہ ﷺ کے متعلق جگہ جگہ صاف اور واضح بشارتیں ہیں، کیونکہ وہ تو حضور ﷺ کی پیدائش سے بھی بہت پہلے اس انجیل کو رد کر چکے تھے۔ سید مودودیؒ نے انجیل برناباس کی مخالفت کی جو وجوہات بیان کی ہیں ان کا سیاق و سباق یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ابتدائی پیروکار آپ کو صرف نبی مانتے تھے، احکام میں شریعتِ موسوی کی اتباع کرتے تھے اور عقائد و احکام میں اپنے آپ کو دوسرے بنی اسرائیل سے قطعاً الگ نہ سمجھتے تھے۔ ان کا عام یہود سے اختلاف صرف اس امر میں تھا کہ وہ یہود حضرت عیسیٰ کو مسیح ماننے سے انکار کرتے تھے۔ پھر جب سینٹ پال نے عیسائیت قبول کی تو اس نے رومیوں، یونانیوں، اور دوسرے غیر یہودی و غیر اسرائیلی لوگوں میں عیسائیت کی تبلیغ و اشاعت کے لیے اپنی طرف سے ترامیم شروع کر دیں اور تعلیماتِ عیسوی کو مسخ کرتے ہوئے اپنے کشف و الہام کی بنیاد پر ایک نیا دین بنا ڈالا جس کے عقائد و احکام اصل دینِ عیسوی سے یکسر مختلف تھے۔ یہ سینٹ پال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں آپؑ کا سخت مخالف رہا اور آپؑ کے بعد بھی کئی سال تک آپ کے پیروکاروں کا دشمن بنا رہا۔

سینٹ پال نے عیسائیت کو یہودیت کی تمام پابندیوں سے آزاد کر دیا، کھانے پینے میں حرام و حلال کی ساری قیود ختم کر دیں، ختنہ کے حکم کو بھی منسوخ کر دیا۔ یہاں تک کہ مسیح کی الوہیت اور ان کے ابن اللہ ہونے اور صلیب پر جان دے کر اولادِ آدم کے پیدائشی گناہ کا کفارہ بن جانے کا عقیدہ بھی گھڑ ڈالا۔

تیسری صدی عیسوی کے اختتام تک بکثرت لوگ مسیح کی الوہیت اور سینٹ پال کے ان عقائد کا انکار کرتے تھے۔ مگر 325ء میں جب نیقیہ (Nicaea) میں عیسائی علماء کی ایک کونسل منعقد ہوئی، جس میں پولوسی عقائد کے حامل عیسائی علماء کی تعداد غالب تھی، اسی بنا پر اس کونسل میں پولوس کے عقائد کو قطعی طور پر مسیحیت کا مسلم مذہب قرار دے دیا۔ پھر بعد ازاں جب رومی سلطنت نے عیسائی مذہب قبول کر لیا اور قیصر تھیوڈوسس کے زمانے میں یہی پولوسی عقائد کا حامل عیسائی مذہب سلطنت کا سرکاری مذہب بن گیا۔

انجیل برناباس میں چونکہ پولوسی عقائد کا رد موجود تھا لہذا اس انجیل کو عیسائیوں کی غیر مستند کتابوں والی فہرست میں شامل کیا گیا۔ یہ انجیل مسیحیت کے پولوسی عقائد کے بالکل خلاف تھی جیسا کہ اس کا مصنف کتاب کے آغاز ہی میں اپنا مقصدِ تصنیف یہ بیان کرتا ہے:

"ان لوگوں کے خیالات کی اصلاح کی جائے جو شیطان کے دھوکے میں آکر یسوع کو ابن اللہ قرار دیتے ہیں، ختنہ کو غیر ضروری ٹھہراتے ہیں اور حرام کھانوں کو حلال کر دیتے ہیں، جن میں سے ایک دھوکہ کھانے والا پولوس بھی ہے"۔[18]

اس انجیل کے مندرجات پولوسی مسیحیت کی جڑ کاٹ دیتے ہیں اور قرآن کے بیان کی پوری توثیق کرتے ہیں حالانکہ نزول قرآن سے 115 سال پہلے ہی کی بنا پر مسیحی پادری اسے رَد کر چکے تھے۔[(19)]

سابقہ بحث سے درج ذیل نکات حاصل ہوتے ہیں:

1. انجیل برناباس کے مصنف حضرت عیسی علیہ السلام کے حواری ہیں جبکہ دیگر اناجیل کے لکھنے والے بعد کے ہیں۔
2. برناباس نے انجیل کی تعلیمات کو بلاواسطہ لیا ہے جبکہ دیگر حضرات میں سے کسی نے بھی حضرت عیسی علیہ السلام سے براہِ راست استفادہ نہیں کیا۔
3. انجیل برناباس کو سینٹ پال اور دیگر معاصر فرقوں کے نظریات کے خلاف ہونے پر نہ صرف رَد کیا گیا بلکہ اسے حتی المقدور چھپانے اور منظر عام سے ہٹانے کی بھی کوشش کی گئی۔
4. تاریخی لحاظ سے انجیل برناباس کی حفاظت کے شواہد موجود ہیں اور بہت سے عیسائی لٹریچر میں اس کا حوالہ ملتا ہے اور ان اسباب کا پتا بھی ملتا ہے جن کی بنیاد پر انجیل برناباس کو نظرانداز کیا گیا۔

بشاراتِ خاتم المرسلین حضرت محمد ﷺ اور انجیل برناباس

انجیل برناباس میں حضور اکرم ﷺ کے بارے میں واضح بشارات اب بھی موجود ہیں اور دیگر اناجیل کے مقابلے میں اس کی بشارات میں وہ چیزیں نمایاں ہیں جن کے بارے میں خود قرآن مجید نے ان کا انجیل میں ہونا ذکر کیا ہے۔ یہ بشارات حضرت عیسی علیہ السلام سے بلاواسطہ منقول ہیں اور ان میں کہیں تو حضور اکرم ﷺ کا نام اور کہیں آپ کا وصفِ رسالت ذکر ہے، کہیں آپ کو "مسیح" اور کہیں "قابل تعریف" کہا گیا ہے اور کہیں ایسے واضح فقرے ارشاد فرماتے ہیں جو کلمہ طیبہ کے ہم معنی ہیں۔

ذیل میں ان بشارات کو علیحدہ علیحدہ نقل کیا جاتا ہے۔

1. "تمام انبیاء جن کو اللہ تعالی نے دنیا میں بھیجا، جن کی تعداد ایک لاکھ 44 ہزار تھی، انہوں نے ابہام کے ساتھ بات کی۔ مگر میرے بعد تمام انبیاء اور مقدس ہستیوں کا نور آئے گا جو انبیاء کی کہی ہوئی باتوں، کے اندھیرے پر روشنی ڈال دے گا کیونکہ وہ خدا کا رسول ہے"[(20)]
2. "فریسیوں اور لاویوں نے کہا اگر تو نہ مسیح ہے، نہ الیاس، نہ کوئی اور نبی، تو کیوں تو نئی تعلیم دیتا ہے اور اپنے آپ کو مسیح سے بھی زیادہ بنا کر پیش کرتا ہے؟ یسوع نے جواب دیا جو معجزے اللہ تعالی میرے ہاتھ سے دکھاتا ہے وہ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ میں وہی کچھ کہتا ہوں جو

خدا چاہتا ہے، ورنہ در حقیقت میں اپنے آپ کو اس (مسیح) سے بڑا شمار کیے جانے کے قابل نہیں قرار دیتا جس کا تم ذکر کر رہے ہو۔ میں تو اس اللہ تعالیٰ کے رسول کے موزے کے بند یا اس کی جوتی کے تسمے کھولنے کے لائق بھی نہیں ہوں جس کو تم مسیح کہتے ہو، جو مجھ سے پہلے بنایا گیا تھا اور میرے بعد آئے گا اور صداقت کی باتیں لے کر آئے گا تاکہ اس کے دین کی کوئی انتہا نہ ہو"[21]۔

3. "بالیقین میں تم سے کہتا ہوں کہ ہر نبی جو آیا ہے وہ صرف ایک قوم کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نشان بن کر پیدا ہوا ہے۔ اس وجہ سے ان انبیاء کی باتیں ان لوگوں کے سوا کہیں اور نہیں پھیلیں جن کی طرف وہ بھیجے گئے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا رسول جب آئے گا، خدا کو یا اس کو اپنے ہاتھ کی مہر دے دے گا، یہاں تک کہ وہ دنیا کی تمام قوموں کو جو اس کی تعلیم پائیں گی، نجات اور رحمت پہنچادے گا۔ وہ بے خدا لوگوں پر اقتدار لے کر آئے گا اور بت پرستی کا ایسا قلع قمع کرے گا کہ شیطان پریشان ہو جائے گا"۔ اس کے آگے شاگردوں کے ساتھ ایک طویل مکالمہ میں حضرت عیسیٰ تصریح کرتے ہیں کہ وہ بنی اسمٰعیل میں سے ہوگا"۔[22]

4. "اس لیے میں تم سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا رسول وہ رونق ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی قریب قریب تمام چیزوں کو خوشی نصیب ہوگی کیونکہ وہ فہم اور نصیحت، حکمت اور طاقت، خشیت اور محبت، حزم اور ورع کی روح سے آراستہ ہے۔ وہ فیاضی اور رحمت، عدل اور تقویٰ، شرافت اور صبر کی روح سے مزین ہے جو اس نے اللہ تعالیٰ سے ان تمام چیزوں کی بہ نسبت تین گنی پائی ہے جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے یہ روح بخشی ہے۔ کیسا مبارک وقت ہوگا جب وہ دنیا میں آئے گا۔ یقین جانو، میں نے اس کو دیکھا ہے اور اس کی تعظیم کی ہے جس طرح ہر نبی نے اس کو دیکھا تو میری روح سکینت سے بھر گئی یہ کہتے ہوئے کہ اے محمد، اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو، اور وہ مجھے تمہاری جوتی کے تسمے باندھنے کے قابل بنادے، کیونکہ یہ مرتبہ بھی پالوں تو میں ایک بڑا نبی اور اللہ تعالیٰ کی ایک مقدس ہستی ہو جاؤں گا"۔[23]

5. "اندریاس نے کہا، استاد ہمیں اس کی نشانی بتادے تاکہ ہم اسے پہچان لیں۔ یسوع نے جواب دیا، وہ تمہارے زمانے میں نہیں آئے گا بلکہ تمہارے کچھ سال بعد آئے گا جبکہ میری انجیل ایسی مسخ ہو چکی ہوگی مشکل سے کوئی 30 آدمی مومن باقی رہ جائیں گے۔ اس وقت اللہ دنیا پر رحم فرمائے گا اور اپنے رسول کو بھیجے گا جس کے سر پر سفید بادل کا سایہ ہوگا جس سے وہ اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ جانا جائے گا اور اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی معرفت دنیا کو حاصل ہوگی۔ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا لوگوں کے خلاف بڑی طاقت کے ساتھ آئے گا اور زمین پر بت پرستی کو مٹا دے گا۔ اور مجھے اس کی بڑی خوشی ہے کیونکہ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ پہچانا جائے گا اور اس کی تقدیس ہوگی اور میری صداقت دنیا کو معلوم ہوگی اور وہ ان لوگوں سے انتقام لے گا جو مجھے انسان سے بڑھ کر کچھ قرار دیں گے.........وہ ایک ایسی صداقت کے ساتھ آئے گا جو تمام انبیاء کی لائی ہوئی صداقت سے زیادہ واضح ہوگی۔[24]

6. "اللہ تعالیٰ کا عہد یروشلم میں، معبد سلیمان کے اندر کیا گیا تھا نہ کہ کہیں اور۔ مگر میری بات کا یقین کرو کہ ایک وقت آئے گا جب اللہ تعالیٰ اپنی رحمت ایک اور شہر میں نازل فرمائے گا، پھر ہر جگہ اس کی صحیح عبادت ہو سکے گی، اور اللہ اپنی رحمت سے ہر جگہ سچی نماز کو قبول

فرمائے گا......... میں دراصل اسرائیل کے گھرانے کی طرف نجات کا نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں، مگر میرے بعد مسیح آئے گا، اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا تمام دنیا کی طرف، جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ ساری دنیا بنائی ہے۔ اس وقت ساری دنیا میں اللہ کی عبادت ہو گی، اور اس کی رحمت نازل ہو گی" [25]۔

7. "یسوع نے سردار کاہن سے کہا، زندہ اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے حضور میری جان حاضر ہے، میں وہ مسیح نہیں ہوں جس کی آمد کا تمام دنیا کی قومیں انتظار کر رہی ہیں، جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے باپ ابراہیم سے یہ کہہ کر کیا تھا کہ "تیری نسل کے وسیلہ سے زمین کی سب قومیں برکت پائیں گی" (پیدائش، 18:22)۔ مگر جب اللہ تعالیٰ مجھے دنیا سے لے جائے گا تو شیطان پھر یہ بغاوت برپا کرے گا کہ نا پرہیزگار لوگ مجھے خدا اور اللہ تعالیٰ کا بیٹا مانیں۔ اس کی وجہ سے میری باتوں اور میری تعلیمات کو مسخ کر دیا جائے گا یہاں تک کہ بمشکل 30 صاحب ایمان باقی رہ جائیں گے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ دنیا پر رحم فرمائے گا اور اپنا رسول بھیجے گا جس کے لیے اس نے دنیا کی یہ ساری چیزیں بنائی ہیں، جو قوت کے ساتھ جنوب سے آئے گا اور بتوں کو بت پرستوں کے ساتھ برباد کر دے گا، جو شیطان سے وہ اقتدار چھین لے گا جو اس نے انسانوں پر حاصل کر لیا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ان لوگوں کی نجات کے لیے اپنے ساتھ لائے گا جو اس پر ایمان لائیں گے، اور مبارک ہے وہ جو اس کی باتوں کو مانے" [26]۔

8. "سردار کاہن نے پوچھا کہ وہ مسیح کس نام سے پکارا جائے گا اور کیا نشانیاں اس کی آمد کو ظاہر کریں گی؟ یسوع نے جواب دیا اس مسیح کا نام عجیب ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جب اس کی روح پیدا کی تھی اس وقت اس کا یہ نام خود رکھا تھا اور وہاں اسے ایک ملکوتی شان میں رکھا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اے محمد، انتظار کر، کیونکہ تیری ہی خاطر میں جنت، دنیا اور بہت سی مخلوق پیدا کروں گا اور اس کو تجھے تحفہ کے طور پر دوں گا، یہاں تک کہ جو تیری تبریک کرے گا اسے برکت دی جائے گی اور جو تجھ پر لعنت کرے گا اس پر لعنت کی جائے گی۔ جب میں تجھے دنیا کی طرف بھیجوں گا تو میں تجھ کو اپنے پیغامبر نجات کی حیثیت سے بھیجوں گا۔ تیری بات سچی ہو گی یہاں تک کہ زمین و آسمان دونوں کمزور ہو جائیں مگر تیرا ایمان کمزور نہیں ہو گا۔ تحقیق اس کا مبارک نام محمد ہے" [27]۔

9. برناباس اپنی انجیل میں لکھتا ہے کہ ایک موقع پر حضرت عیسیٰ نے اپنے شاگردوں کے سامنے بتایا کہ میرے ہی شاگردوں میں سے ایک (جو بعد میں یہوداہ اسکریوتی نکلا) مجھے 30 سکوں کے عوض دشمنوں کے ہاتھ بیچ دے گا، پھر فرمایا:

"مجھے یقین ہے کہ جو مجھے بیچے گا وہی میرے نام سے مارا جائے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ مجھے زمین سے اوپر اٹھالے گا اور اس غدار کی صورت ایسی بدل دے گا کہ ہر شخص یہ سمجھے گا کہ وہ میں ہی ہوں۔ تاہم جب وہ ایک بڑی موت مرے گا تو ایک مدت تک میری ہی تذلیل ہوتی رہے گی۔ مگر جب محمد، اللہ تعالیٰ کا مقدس رسول آئے گا تو میری وہ بدنامی دور کر دی جائے گی۔ اور اللہ تعالیٰ یہ اس لیے کرے گا کہ میں نے اس مسیح کی صداقت کا اقرار کیا ہے۔ وہ مجھے اس کا یہ انعام دے گا کہ لوگ یہ جان لیں گے کہ میں زندہ ہوں اور اس ذلت کی موت سے میرا کوئی واسطہ نہیں ہے" [28]۔

10. شاگردوں سے حضرت عیسیٰ نے کہا: "بے شک میں تم سے کہتا ہوں کہ اگر موسیٰ کی کتاب سے صداقت مسخ نہ کر دی گئی ہوتی تو اللہ تعالیٰ ہمارے باپ داؤد کو ایک دوسری کتاب نہ دیتا۔ اور اگر داؤد کی کتاب میں تحریف نہ کی گئی ہوتی تو اللہ تعالیٰ مجھے انجیل نہ دیتا، کیونکہ ہمارا اللہ تعالیٰ بدلنے والا نہیں ہے اور اس نے سب انسانوں کو ایک ہی پیغام دیا ہے۔ لہٰذا جب اللہ کا رسول آئے گا تو وہ اس لیے آئے گا کہ ان ساری چیزوں کو صاف کر دے جن سے بے خدا لوگوں نے میری کتاب کو آلودہ کر دیا ہے۔"(29)

11. ایک موقع پر مسیح نے کہا: "لیکن میرے بعد وہ ہستی تشریف لائے گی جو تمام نبیوں اور نفوس قدسیہ کے لیے آب وتاب ہے اور پہلے انبیا نے جو جو باتیں کی ہیں، ان پر روشنی ڈالے گی، کیونکہ وہ اللہ کا رسول ہے"(30)۔

12. "جس ہستی کی آمد کا تم ذکر کر رہے ہو، میں تو اللہ کے اس رسول کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے لائق بھی نہیں جس کو تم مسیحا کہتے ہو۔ اس کی تخلیق مجھ سے پہلے ہوئی اور تشریف میرے بعد لے آئے گا۔ وہ سچائی کے الفاظ لائے گا اور اس کے دین کی کوئی انتہا نہ ہو گی"(31)

13. "بے شک میں تو فقط اسرائیل کے گھرانے کی نجات کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں، لیکن میرے بعد مسیحا تشریف لائے گا جسے اللہ تعالیٰ سارے جہاں کے لیے مبعوث فرمائے گا۔ اسی کے لیے اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات تخلیق کی ہے اور اسی کی کوششوں کے باعث ساری دنیا میں اللہ تعالیٰ کی پرستش کی جائے گی اور اس کی رحمت نصیب ہو گی"۔(32)

14. "بلکہ میرا اطمینان تو اس رسول کی تشریف آوری سے ہو گا جو میرے بارے میں تمام جھوٹے نظریات کو نیست و نابود کر دے گا۔ اس کا دین پھیلے گا اور سارے جہاں کو اپنی گرفت میں لے لے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے باپ ابراہیم سے اسی طرح کا وعدہ کیا ہے"۔(33)

15. "آپ کے بعد اللہ کا بھیجا ہوا کوئی سچا نبی نہیں آئے گا، البتہ کثرت سے جھوٹے نبی آئیں گے جنہیں شیطان کھڑا کرے گا"۔(34)

درج بالا ذکر کردہ بشارات میں درج ذیل امور اہمیت کے حامل ہیں:

1۔ آپ ﷺ کو تمام انبیاء کا سردار اور رسول قرار دیا گیا ہے جیسا کہ پہلی عبارت میں ہے۔

2۔ آپ ﷺ کو مسیح (نجات دہندہ) قرار دیا گیا ہے جیسا کہ دوسری اور چھٹی عبارت میں مذکور ہے۔

3۔ آپ کے دین کو، سب سے زیادہ وضاحت کرنے والا اور مکمل قرار دیا گیا ہے۔

4۔ آپ کے دین کو عالمگیر قرار دیا گیا ہے۔

5۔ آپ ﷺ کے بنو اسمعیل میں سے ہونے کی خبر دی گئی ہے جو خصوصاً بنی اسرائیل کے لیے نئی تھی کہ سابقہ انبیاء کی ایک بڑی تعداد مسلسل بنی اسرائیل میں سے تھی۔

6۔ آپ ﷺ کے اسماء احمد اور محمد کا ذکر واضح انداز میں موجود ہے۔

7۔ آپ ﷺ کی آمد سے قبل انجیل میں تحریف، بت پرستی اور اہل حق کی مغلوبیت کا ذکر ہے، اور آپ ﷺ کو بت شکن اور اہل حق کو غلبہ دلانے والا بتایا گیا ہے۔

8۔ حضرت عیسی علیہ السلام کے آسمان پر زندہ اٹھائے جانے کے عقیدہ کی وضاحت کرنے والا بتایا گیا ہے۔

9۔ حضرت عیسی علیہ السلام کی تعلیمات میں جو تحریف اور مسخ کیا گیا ہے اس کی نشاندہی کرنے والا بتایا گیا ہے۔

برناباس میں بڑے واضح انداز میں حضور اکرم ﷺ کی صفات کا ذکر ہے مثلاً: انبیاء کی سرداری، رسالت، آپ کے دین کی عالمگیریت اور کاملیت، جھوٹے نظریات کا خاتمہ، آپ کے نام نامی احمد اور محمد کا ذکر، حضرت عیسی علیہ السلام کی تصدیق اور ان کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کی خبر اور آپ کی وفات کی تردید، یہ سب وہ امور ہیں جو انجیل برناباس میں احسن اور واضح انداز میں مذکور ہیں۔

تجزیہ

نبی اکرم ﷺ کی نبوّت کے الہامی دلائل کے لیے سابقہ الہامی مذاہب کے ماننے والوں کے لیے سب سے بڑی دلیل ان کی الہامی کتب میں محمد ﷺ کا ذکر ہے۔ چونکہ یہود و نصاریٰ کو اس بات کا بخوبی علم ہے کہ اگر ان کتب میں محمد ﷺ کے ذکر کو بطور نبی تسلیم کر لیا جائے تو ایسی صورت میں ان کے پاس دینِ محمدی ﷺ سے انکار کی کوئی ٹھوس توجیہہ باقی نہیں رہتی کہ پھر وہ اپنی ہی کتاب کا انکار کرنے والے شمار ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کبھی یونانی لفظ فارقلیط (قابل تعریف شخص) کے انگریزی ترجمہ Periclytos کو Paracletus (مددگار) سے بدلتے ہیں اور کبھی برناباس کی مستند انجیل کا ہی انکار کر دیتے ہیں۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالی نے اپنے حبیب ﷺ کو تسلّی دی کہ باوجود یہ کہ آپ ﷺ ان کے ایمان لانے کی شدید خواہش رکھتے ہیں مگر یہاں دلائل اس لیے کار گر نہیں کہ مقابل میں دلائل کی بجائے خواہشِ نفس ہے، اس لیے آپ ﷺ اتمامِ حجّت کے لیے ان سے مخاصمہ ضرور کیجیئے گا مگر انکار و جحود کے اصل اسباب پر بھی نظر رکھیئے گا۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

{وَلَنْ تَرْضَى عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَى حَتَّى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ}[35]

ترجمہ: اور تم سے نہ تو یہودی کبھی خوش ہوں گے اور نہ عیسائی یہاں تک کہ ان کے مذہب کی پیروی اختیار کر لو۔

نتائج بحث

مذکورہ بالا بحث سے درج ذیل نتائج اخذ کیے جا سکتے ہیں:

1۔ انجیل مقدس میں آپ ﷺ کا نام نامی "احمد" مذکور تھا جسے مختلف تراجم کر کے پیر کلوطوس اور پھر "فارقلیط" بنا کر حقیقت کو چھپانے کی بھرپور کوشش کی گئی۔

2۔ انجیل مقدس کا اصل نسخہ سریانی زبان میں تھا اور اس کے معدوم ہونے کی وجہ سے بعد کے دوسرے زبان کے تراجم کی صحت و ضعف جاننے کا کوئی معیار باقی نہیں رہا کہ اس سے موازنہ کر کے ان کی صحت کا اندازہ کیا جا سکے۔ اس وجہ سے بعد کی اناجیل ترجمہ در ترجمہ ہونے کی وجہ سے تحریفات اور خرافات کا شکار ہو گئیں اور حقائق مبہم ہو گئے۔

3۔ انجیل برناباس کی عبارات میں آپ ﷺ کا نام نامی اسی کیفیت میں موجود ہے لیکن برناباس سے اختلاف کی وجہ سے ان کی انجیل

کو ناقابل اعتبار بنانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ پھر اسے گمنام رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی لیکن اللہ تعالیٰ کو کچھ اور منظور تھا اس لیے وہ انجیل منظر عام پر آگئی۔

4۔ اہل کتاب کی تحریف کا ایک مظہر یہ سامنے آیا کہ انہوں نے اس میں موجود ناموں میں بھی ترجمہ اور مترادفات کو استعمال کر کے تحریف کی کوشش کی حالانکہ اسماء کسی بھی زبان میں ترجمہ کے وقت ویسے ہی رکھے جاتے ہیں ان کا ترجمہ نہیں کیا جاتا۔

5۔ بائبل میں اہل کتاب کی تحریفات کے باوجود بھی نبی کریم ﷺ کی آمد کی واضح بشارات موجود ہیں۔

خلاصہ بحث

انجیل برناباس تاریخی لحاظ سے ایک مستند اور قدیم ترین انجیل ہے۔ برناباس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں میں سے ہیں اور انہوں نے انجیل کی تعلیمات کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے براہ راست لیا ہے۔ انجیل برناباس کو سینٹ پال اور دیگر معاصر فرقوں کے نظریات کے خلاف ہونے پر نہ صرف رَد کیا گیا ہے بلکہ اسے حتی المقدور چھپانے، ختم کرنے اور اسے ناقابل اعتبار قرار دینے کی بھی پوری کوشش کی گئی مگر زمانے نے اسے محفوظ رکھا ہے۔ تاریخی لحاظ سے انجیل برناباس کے شواہد موجود ہیں اور بہت سے عیسائی لٹریچر میں اس کا حوالہ ملتا ہے۔ اس انجیل میں حضور اکرم ﷺ سے متعلق بشارات بہت ہی واضح انداز میں موجود ہیں، اس میں آپ ﷺ کو تمام انبیاء کرام کا سردار، رسول اور مسیح (نجات دہندہ) قرار دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ کے دین کو عالمگیر، سب سے زیادہ وضاحت کرنے والا اور مکمل کہا گیا ہے۔ آپ ﷺ کے بنی اسماعیل میں ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں آپ ﷺ کا نام نامی ترجمہ در ترجمہ کے باوجود موجود ہے۔ اس انجیل برناباس میں حضور اکرم ﷺ کا نامِ نامی، آپ ﷺ کی صفات اور آپ ﷺ کے صحابہ کا تذکرہ اس بات کی علامت ہے کہ اسلام دینِ حق اور آسمانی مذہب ہے۔ مزید یہ کہ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق اور ان کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کی خبر اور آپ علیہ السلام کی وفات کی تردید، یہ سب وہ امور ہیں جو اس انجیل برناباس میں احسن اور واضح انداز میں مذکور ہیں۔

References

1 Kalam-e-Muqassas, Ehdnama Jadeed, Rasoolun ke a'maal, Catholic Bible Commission, Pakistan Bible Society, Pakistan, 2007, Fasl. 4, Verse. 36-37

2 Kalam-e-Muqassas, Ehdnama Jadeed, Rasoolun ke a'maal, Fasl. 14, Verse. 12

3 Kalam-e-Muqassas, Ehdnama Jadeed, Rasoolun ke a'maal, Fasl. 13, Verse. 1-3

4 Moududi, Syed Abu A'ala, Nasraniat Quran ki Roshni mein, Idara Tarjuman al-Quran, Lahore, 2005, p. 90-91.

5 Injeel Barnabas (Urdu), Moulana Muhammad Haleem Ansari (Translator), Idara Islamiyat, Anar kali, Lahore, 2003, Fasl. 14, Verse. 12, p. 124

6 Injeel Barnabas (Urdu), M. Haleem Ansari (Translator), Muqadama, Verse. 7, p. 109

7 Injeel Barnabas (Urdu), M. Haleem Ansari (Translator),Fasl 221, Verse. 1, p. 321

8 Moududi, Syed Abu A'ala, Tafheem al-Quran, Idara Tarjuman al-Quran, Lahore, 2004, p. 5/467, 468.

9 Azhari, Muhammad Karam Shah, Pir, Zia al-Quran, Zia al-Quran Publications, Lahore, 1425AH, p. 5/217.

10۔ Azhari, Muhammad Karam Shah, Zia al-Quran, p. 5/218, 219

11۔ Azhari, Muhammad Karam Shah, Zia al-Quran, p. 5/219

12۔ Moududi, Syed Abu A'ala, Tafheem al-Quran, p. 5/466.

13۔ Moududi, Syed Abu A'ala, Tafheem al-Quran, p. 5/468.

14 ۔ Kandhalvi, Muhammad Idrees, Moulana, Ma'arif al-Quran, Maktabah Ma'arif, Dar al-Uloom Hisainia, Shahdadpur, Sindh, 1433AH, p. 8/97.

15 Injeel Barnabas (Urdu), M. Haleem Ansari (Translator),Fasl 20, Verse. 1, Verse. 1-13, p. 135-136

16 Injeel Barnabas (Urdu), M. Haleem Ansari (Translator),Fasl 17, Verse. 9-10, p. 129

17 Injeel Barnabas (Urdu), M. Haleem Ansari (Translator),Fasl 215, Verse. 1-6, p. 422

18 Injeel Barnabas (Urdu), M. Haleem Ansari (Translator),Muqadama, Verse. 3-6, p. 109

19۔ Moududi, Syed Abu A'ala, Tafheem al-Quran, p. 5/469-471.

20۔ Injeel Barnabas (Urdu), M. Haleem Ansari (Translator),Fasl 17, Verse. 21-23, p. 130

21۔ Injeel Barnabas (Urdu), M. Haleem Ansari (Translator),Fasl 42, Verse. 10-15, p. 176

22۔ Injeel Barnabas (Urdu), M. Haleem Ansari (Translator),Fasl 43, Verse. 16-23, p. 178

23۔ Injeel Barnabas (Urdu), M. Haleem Ansari (Translator),Fasl 44, Verse. 19-31, p. 180-181.

24۔ Injeel Barnabas (Urdu), M. Haleem Ansari (Translator),Fasl 72, Verse. 8-22, p. 223-224

25۔ Injeel Barnabas (Urdu), M. Haleem Ansari (Translator),Fasl 82, Verse. 6-16, p. 238

26۔ Injeel Barnabas (Urdu), M. Haleem Ansari (Translator),Fasl 96, Verse. 8-15, p. 259.

27۔ Injeel Barnabas (Urdu), M. Haleem Ansari (Translator),Fasl 97, Verse. 13-17, p. 260-261.

28۔ Injeel Barnabas (Urdu), M. Haleem Ansari (Translator),Fasl 112, Verse. 14-16, p. 283

29۔ Injeel Barnabas (Urdu), M. Haleem Ansari (Translator),Fasl 124, Verse. 8-11, p. 300-301

30۔ Injeel Barnabas (Urdu), M. Haleem Ansari (Translator),Fasl 17, Verse. 22,23, p. 130

31۔ Injeel Barnabas (Urdu), M. Haleem Ansari (Translator),Fasl 42, Verse. 12-15, p. 176

32۔ Injeel Barnabas (Urdu), M. Haleem Ansari (Translator),Fasl 82, Verse. 15-17, p. 238

33۔ Injeel Barnabas (Urdu), M. Haleem Ansari (Translator),Fasl 97, Verse. 5-6, p. 259

34۔ Injeel Barnabas (Urdu), M. Haleem Ansari (Translator),Fasl 97, Verse. 8-9, p. 260-261

35۔ Al-Quran, Surah al-Baqarah, 2:120